# میسیڈونیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک میسیڈونیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر میسیڈونیا سے 53 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی جن میں 11 عیسائی احباب، 10 غیر احمدی مسلمان اور 22 احمدی احباب شامل تھے۔ اس وفد میں شامل اکثر احباب نے پہلی بار جلسہ سالانہ میں میں شرکت کی۔ تمام لوگوں نے جلسہ کے پروگرام، انتظامات، رہائش اور مہمان نوازی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ عیسائیوں نے اسلام کی بہترین تصویر دیکھی۔ اسلام کا تعارف حاصل کیا اور کئی غلط فہمیاں دور کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران 6 عیسائی خواتین نے دوپٹے لئے ہوئے تھے۔ لباس سے وہ بظاہر مسلمان لگ رہی تھیں۔ جلسہ کے تین دن تمام عیسائی عورتوں نے دوپٹے اوڑے رکھے اور خاص اسلامی لباس کا اہتمام کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں زیادہ تعداد میں نظر آرہی ہیں۔ نیز فرمایا کہ یہ بہت اچھی بات ہے۔ چونکہ انہوں نے اگلی نسل کی تربیت کرنی ہے۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ مرد مذہب میں دلچسپی نہ لیں۔ ان پر بھی فرض ہے کہ وہ مذہب میں دلچسپی لیں۔

❁...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک مہمان Dimitrovski Ljupcho صاحب نے بتایا کہ وہ Berovo شہر کے job office کے افسر ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے قیام کے دوران رہائش بہت اچھی تھی۔ جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئے ہیں۔ یہاں ہر چیز ایک نظام کے تحت ہو رہی تھی۔ بہت اچھا لگا۔ چھوٹے بچوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد تک تمام موجود افراد ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے۔ ہر ایک کی ضرورت کا خیال رکھا جا رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔

انہوں نے کہا کہ حضور انور سے ملاقات ان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ جلسہ میں شامل ہونے والے اتنی بڑی تعداد میں سے انہیں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

موصوف نے کہا کہ ان کے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ احمدی لوگ علم حاصل کرنے میں بہت آگے اور قلم کے ذریعہ اپنا دفاع کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ آپ یقیناً امن پسند اور محبت کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ مسلمانوں اور عیسائیوں میں امن چاہتے ہیں۔ آپ نوجوانوں میں تعلیم کو پھیلانے کیلئے عورتوں، مردوں میں میڈل تقسیم کرتے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ نیز آپ کی جماعت کے مبلغین ساری دنیا میں یہ تعلیم پھیلا رہے ہیں اور وہ لوگ جو مسلمان نہیں وہ بھی اس تعلیم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ دنیا میں بعض مسلمانوں کو دیکھا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے مسائل کھڑے کرتے ہیں۔ جبکہ ان کے مقابل جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے کہ وہ دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ زندہ رہنا جانتی ہے۔ انہوں نے اس خواش کا اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کو اپنے قریب کریں اور انہیں تعلیم دیں کہ وہ مذہب کے ذریعہ سے محبت کو پھیلانے والے ہوں۔

❁...... **Traja Emilija (تراجہ ایمی لیجا) صاحبہ ایک عیسائی خاتون ہیں جو انگریزی زبان کی پروفیسر بھی ہیں انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ** جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ ہر چیز ایک نظام کے تحت منظم طریق پر ہو رہی تھی۔ چھوٹے بچوں سے لیکر بڑی عمر کے افراد تک سب ایک دوسرے کی مدد کر رہے تھے جس سے نظر آیا کہ آپ کی جماعت بہت بلند مقام پر ہے۔

یہاں آکر حضور کے خطابات سن کر مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام کیا ہے۔ اسلام کا مطلب ہے محبت، عزت افزائی اور سب کیلئے امن۔

موصوفہ نے کہا اس جلسہ نے ہمیں بدل کر رکھ دیا ہے اور ہم اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

❁...... **میسیڈونیا سے ایک ڈاکٹر Orham (اورہان) صاحب ہیں جو وفد کے ساتھ جلسہ پر آئے تھے۔ جلسہ پر آنے سے قبل انہوں نے بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ** میں پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہوں۔ بلقان اور مقدونیہ میں گزشتہ لڑی جانے والی تین جنگوں کے زخمیوں کی خدمت کی توفیق ملی ہے اور قومیت کے فرق کے بغیر میں نے لوگوں کی خدمت کی ہے۔ یہاں جلسہ سالانہ پر بھی میں نے دیکھا کہ مختلف قوموں کے افراد میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں تھا اور جب جلسہ سالانہ کے دوران حضور کی تقریر سن رہا تھا تو مجھے یقین ہوگیا کہ مجھے اپنی اصلی جگہ مل گئی ہے اور یہ کہ اب مجھے اس تبدیلی سے گزرنا ہوگا۔ میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا اور جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے میں جماعت میں شامل ہوگیا۔

**موصوف نے کہا:** میں حج پر بھی گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ مسلمان کیا ہوتے ہیں۔ وہاں تو میں نے اسلام کے خلاف سیاست ہی دیکھی ہے۔ ان کے ساتھ دل مطمئن نہیں ہوسکتا اور جماعت جو ریفارم پیش کرتی ہے یہ بہت اچھا ہے۔ جماعت کسی کو اسلام سے نہیں نکالتی بلکہ اسلام میں اسے مضبوط کرتی ہے۔ اب میں نے احمدیت قبول کر لی ہے اور میرے لئے یہی صراط مستقیم ہے۔

**موصوف نے کہا:** مجھے اس بات پر بہت حیرت ہوئی کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ مختلف ملکوں سے آئے ہیں اور میں نے ان میں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں دیکھا۔ میں نے صرف محبت، انسانیت اور بھائی چارہ ہی دیکھا ہے۔ میں نے حکومت کی طرف سے ایک بھی پولیس والا نہیں دیکھا جو یہ ظاہر کر رہا تھا کہ پولیس کی ضرورت ہی نہیں۔ اگرچہ میں مسلمان ہوں لیکن بعض امور جو حضور انور نے پیش فرمائے ہیں قبل ازیں کسی مولوی سے نہیں سنے۔ یہ سب کچھ اتنا واضح تھا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اب آپ کے ساتھ ہوں۔ جب مجھے علم ہوا کہ ایک خلیفہ موجود ہیں تو میں سمجھا کہ مجھے راستہ مل گیا ہے کیونکہ ہمیں خلیفہ اور راہنما کی ضرورت ہے۔ جب ہر جگہ ہر کام میں ایک افسر ہوتا ہے پھر مسلمان کیوں خلیفہ سے محروم ہیں۔

**آخر میں انہوں نے کہا:** اب میری خواہش ہے کہ پہلے میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کروں اور پھر اپنی اولاد اور فیملی کو جماعت میں لاؤں اور میرے بچے اس راستہ پر چلیں۔ ماں باپ کی حقیقی خوشی یہ ہوتی ہے کہ ان کی اولاد صحیح راستہ پر چلے۔

حضور انور نے فرمایا کہ استقامت کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ یہ کام کرنا پڑتا ہے اور حضور انور نے ان کی اولاد کے لئے دعا کی۔

❁...... **اس کے بعد ایک نوجوان 'بائیریم' (Bajram) نے بتایا کہ وہ نئے احمدی ہیں۔**

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ان کے دادا غیر احمدی مولوی ہیں اور ان کی طرف سے ان کی قبولِ احمدیت پر بہت مخالفت کی گئی اور انہیں اس مخالفت کی وجہ سے چھ ماہ کے لئے گھر سے بھی نکلنا پڑا لیکن یہ ثابت قدم رہے۔ بعد میں ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ علم پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے۔ چھوٹے بڑوں سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ عزت کے دائرہ میں رہ کر قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ سے اپنے دادا اور دوسرے عزیزوں کو سمجھائیں کہ امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں۔ اس کے بعد اس نوجوان نے عرض کی کہ ہم نے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے ایک نظم تیار کی تھی لیکن ان کو جلسہ کی انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ملی تھی۔ اب اگر حضور انور اجازت دیں تو وہ نظم سنانا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی خوشی کے ساتھ نظم پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ بائیرم صاحب نے یہ نظم پڑھنی شروع کی جو ایک گروپ کی صورت میں تھی۔ خواتین، بچے اور مرد سب مل کر اس نظم کو پڑھ رہے تھے۔

حضور انور کی خدمت میں اس نظم کا اردو ترجمہ پیش کر دیا گیا جو حضور انور ساتھ ساتھ ملاحظہ فرماتے رہے۔ اس نظم نے ماحول میں ایک عجیب سماں باندھ دیا اور کئی احباب کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ نظم کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہوتا تو اس نظم کے جلسہ میں پڑھنے کی اجازت دیتا۔ یہ تو ایسی نظم ہے جو پوری دنیا کو سنانی چاہئے۔